# امام مہدی (ع) کے بارے میں علی (ع) کی چالیس حدیثیں

<"xml encoding="UTF-8?>

## مقدمہ

* قال رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله: مَنْ حَفِظ مِنْ اُمَّتی اَرْبَعینَ حَدیثا مِمّا یحْتاجُونَ اِلَیهِ مِنْ أَمْرِ دینِهِمْ بَعَثَهُ اللّهُ یوْمَ الْقیامَةِ فَقیها عالِما. (1)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: میری امت میں جو بھی چالیس حدیثیں حفظ کرے گا ۔ جن کی عوام کو ضرورت ہے ۔ خداوند متعال روز قیامت اس کو فقیہ اور دانشور بناکر محشور فرمائے گا.

حفظ حدیث کے بارے میں مختلف احتمالات ہیں (2) ان احتمالات سے قطع نظر علمائے سابقین کے درمیان رائج روش یہ تھی کہ وہ عوام کی ضرورت کے مطابق مختلف دینی موضوعات کے حوالے سے چالیس حدیثوں کی تدوین کرکے دینی تعلیمات اور معارف کے نشر و اشاعت کا اہتمام کیا کرتے تھے.

اسلامی علماء اور دانشور ۔ اسلامی ثقافت کی سرحدوں کے محافظین کی حیثیت سے ۔ دینی احکام اور تعلیمات کی حفاظت اور تقویت اور ترویج کی غرض سے اس امر کا اہتمام کیا کرتے تھے. البتہ چالیس حدیثیں حفظ کرنے کے بارے میں کثیر روایات کی سفارش اس بات کا محرک تھی کہ اکثر علماء اپنے علمی، ثقافتی، اور فکری سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ چالیس حدیثوں کے مجموعوں کی تدوین سے بھی غافل نہیں ہوتے تھے. اور اس طرح وہ نہ صرف اسلامی ثقافت کے حوالے سے اپنے فرائض کی انجام دہی سے عہدہ برآ ہوتے تھے بلکہ ان روایات میں ثواب اور اخروی جزا و انعام اور فضیلت کا جو وعدہ دیا گیا ہے اسے بھی حاصل کرنے کی بھی کوشش کیا کرتے تھے.

افسوس کا مقام ہے کہ تعلیم اور تبلیغ کی نئی روشوں کے رائج ہونے کے بعد چالیس حدیثوں کی تدوین کا سلسلہ بھی فراموشی کا شکار ہؤا یا کم از کم اس کی رونق ماند پڑ گئی؛ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حالات میں مشینی زندگی کی وجہ سے انسانوں کے پاس وقت کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری موضوعات میں چالیس حدیثوں کے مجموعوں کی تدوین پہلے سے بھی زیادہ مفید اور سودمند ہے.

ہمارا دور غیبت امام (ع) کا دور ہے اور اس دور میں امامت کے مسئلے کی طرف توجہ اور امام زمانہ (ع) سے متعلق تعلیمات سے روشناسی بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے. اور دوسری طرف سے اس موضوع کی صحیح شناخت کا راستہ پیغمبر اسلام (ص) اور ائمۂ معصومین (ع) کی احادیث و روایات کی طرف رجوع کا راستہ ہے.

چنانچہ ہم نے حضرت امیرالمؤمنین (ع) کے فرامین و ارشادات کا جائزہ لیا اور ان روایات کو اس مجموعے میں ۔ جن کا تعلق حضرت صاحب الزمان (ع) کی شخصیت کے مختلف پہلؤوں، آپ کی زندگی کے واقعات و حوادث، آپ کے دوستوں اور اصحاب کی خصوصیات اور آپ کے دوران حکومت سے ہے ۔ ترتیب سے اکٹھا کرلیا ہے. اور چالیس حدیثوں کے مجموعے کی صورت میں شائقین کے استفادے کے لئے ان کی خدمت میں پیش کررہے ہیں؛ امید ہے کہ ہماری یہ ناچیز خدمت اپنی حد تک فرہنگ انتظار کی ترویج میں ممد و معاون ہو.

سید صادق سید نژاد

15 شعبان 1421

## زمین حجت سے خالی نہیں رہتی

مکتب اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کے مطابق انسان امام معصوم (ع) کے بغیر نہیں رہتا اور زمین کبھی بھی خدا کی حجت حق سے خالی نہیں رہتی. کیونکہ امام معصوم کے بغیر انسان کے لئے صحیح ہدایت اور کمال میسر نہیں ہوسکتا. علاوہ ازیں نظام کائنات کا وجود اور دوام خداوند متعال کی حجتوں کی برکت سے ہے. اس حقیقت پر رسول اللہ (ص) اور ائمۂ طاہرین (ع) کی روایات میں متعدد بار تصریح و تاکید ہوئی ہے؛ البتہ امام کی موجودگی کی کیفیت حالات پر منحصر ہے؛ کبھی تو حالات کسی حد تک سازگار ہوتے ہیں اور امام معاشرے میں اعلانیہ طور پر حاضر ہوتے ہیں اور لوگ بھی انہیں پہچانتے ہیں اور امام لوگوں کی دسترس میں ہوتے ہیں اور لوگوں کی بیچ رہتے ہیں مگر بعض حالات میں امام (ع) کی زندگی کو خطرہ ہوتا ہے یا ان مصلحتوں کی بنا پر ۔ جو صرف خدا کے علم میں ہوتے ہیں ۔ مشیت الہی کے تقاضوں کے مطابق لوگوں کی آنکھوں سے دور ہوکر رہتے ہیں. اس حوالے سے متعدد روایات وارد ہوئی ہیں. اس موضوع سے بیشتر آگہی کے لئے امام علی (ع) کی دو حدیثیں نقل کی جارہی ہیں:

* عن علی علیه السلام قال: اللّهم انه لابدَّ لارضك من حجّة لك علی خلقك، یهدیهم الی دینك و یعلّمهم علمك لئلا تبطل حجّتك و لا یضلّ أتباع اولیائك بعد اذ هدیتهم به اما ظاهر لیس بالمطاع او مکتتم مترقّب، ان غاب عن النّاس شخصُهُ فی حال هدایتهم فانّ علمه و آدابه فی قلوب المؤمنین مثبتة، فهم بها عاملون. (3)
امیرالمؤمنین علی (ع) بارگاہ الہی میں دست بدعا ہوکر فرماتے ہیں: بارخدایا! تیری زمین کے لئے ہر وقت ضرورت ہے کہ روئے زمین پر تیرے بندوں کے اوپر تیری حجت ہو جو لوگوں کو تیرے دین کی طرف ہدایت و راہنمائی فراہم کردے اور لوگوں کو تیرے علم کی تعلیم دیا کرے تا کہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء کے پیروکار ۔ تیری طرف سے ہدایت پانے کے بعد ۔ گمراہی اور ضلالت سے بچے رہیں. تیری حجت یا تو ظاہر و آشکار ہے جبکہ لوگ اس کی اطاعت نہیں کرتے یا پھر آنکھوں سے اوجھل ہے اور لوگ اس کا انتظار کرتے ہیں. گوکہ لوگوں کی ہدایت ہی کی حالت میں اس کا جسم اور ظاہری وجود لوگوں سے اوجھل اور غائب ہے مگر اس کا علم اور اس کے آداب مؤمنین کے قلوب میں برقرار اور استوار ہوتے ہیں اور وہ اس علم اور ان آداب پر عمل پیرا ہوتے ہیں.

* اللّهم بلی لا تخلو الارض من قائم لِلّه بحجّةٍ: امّا ظاهراً مشهوراً و امّا خائفاً مَغموراً لئلا تبطُلَ حجج اللّه و بیناته و کم ذا و أین؟ اولئك واللّهِ الاقلّون عدداً و الاعظمون عنداللّه قدراً یحفظُ اللّه بهم حُججه و بیناته... اولئك خلفاء اللّه فی ارضهِ و الدعاةِ الی دینهِ. (4)
... بارخدایا! بےشک ایسا ہی ہے، زمین حق کے لئے قیام کرنے والے امام سے خالی نہیں رہتی؛ وہ یا تو آشکار و ظاہر اور معروف و مشہور ہوتا ہے یا خائف اور نہاں؛ تا کہ خدا کی روشن حجتیں اور دلیلیں (یعنی دین کے اصول و احکام اور انبیاء کی تعلیمات) نیست و نابود نہ ہوں. اور یہ کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کہاں ہیں؟ خدا کی

قسم ان کی تعداد بہت کم ہے مگر ان کی قدر و منزلت خدا کے نزدیک بہت عظیم ہے؛ خدا ان کے ذریعے اپنی حجتوں اور روشن دلیلوں کی حفاظت کرتا ہے. وہ روئے زمین پر خدا کے جانشین اور نمائندے ہیں اور لوگوں کو دین اور خدا کے احکام و قوانین کی طرف بلاتے ہیں...

## حضرت مہدی علیہ السلام کا نسب

علی (ع) کے کلام میں امام زمانہ (ع) کی تعارف کے سلسلے میں کثیر روایات پائی جاتی ہیں. اور ایک لحاظ سے ان روایات کو تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے. آپ (ع) ایک قسم کی روایات میں امام زمانہ (ع) کو اپنے فرزند کی حیثیت سے متعارف کراتے ہیں؛ دوسری قسم کی روایات میں آپ کو حضرت فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کی اولاد میں اور تیسری قسم کی روایات میں آپ کو امام حسین (ع) کی اولاد میں شمار کرتے ہیں.

* عن ابی جعفر محمد بن علی علیه السلام قال: خطب امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیه السلام بالکوفة بعد منصرفه من النهروان... فحمد اللّه و اثنی علیه و صلیّ علی رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله و ذکر ما انعم اللّه علی نبیه و علیه ثم قال: ...و مِنْ وُلدی مهدیُّ هذِهِ الاُمّة (5)
امام محمد باقر(ع) فرماتے ہیں: امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (علیہما السلام) جنگ نہروان کے بعد کوفہ لوٹے تو آپ نے (ع) نے لوگوں کے لئے خطبہ پڑھا... اس خطبے میں آپ (ع) نے سب سے پہلے خداوند متعال کی حمد و ثناء ادا کی اور رسول اللہ (ص) پر دورد و سلام بھیجا اور ان نعمتوں کو یاد کیا جو خداوند متعال نے رسول اللہ (ص) اور خود آپ (ع) پر عنایت کی تھیں اور پھر فرمایا: ...
«اور میری اولاد میں سے ہیں اس امت کے مہدی».

* عن زرّبن حبیش سمع علیاً [علیه السلام ] یقول: المهدیّ رجلٌ منّا مِنْ وُلد فاطمة. (6)
زرّبن حبیش نے امیر المؤمنین (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی ہم اہل بیت سے اور حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) کی اولاد میں سے ہیں.

* ...عن علی بن موسی الرضاعلیه السلام عن ابیه... عن ابیه امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب علیه السلام انه قال: التّاسِعُ مِنْ وُلْدِك یا حُسَینُ هُوَ القائِمُ بالحق... (7)
... حضرت امام رضا(ع) اپنے والد بزرگوار امام موسی بن جعفر (ع) سے اور وہ بھی اپنے والد سے... اور امام سجاد (ع) اپنے والد ماجد حضرت امام حسین (ع) سے اور امام حسین (ع) امیرالمؤمنین علی بن ابیطالب(علیہما السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (امام حسین (ع) سے مخاطب ہوکر) فرمایا: میرے فرزند حسین! تمہاری اولاد میں «نواں» قائم بر حقّ (مہدی (ع) ) ہے...

* عن ابن العیاش قال: حدثّنی الشیخ الثقة ابوالحسین بن عبدالصمد بن علیّ... عن نوح بن دراج عن یحیی عن الاعمش ... انهم کانوا عند علیبن ابیطالب علیه السلام ... و اذا اقبل الحسین علیه السلام یقول: بأبی انت یا ابا ابن خیرة الاماء. فقیل یا امیرالمؤمنین ما بالك؟ تقول ... هذا للحسین علیه السلام ؟ و من ابن خیرة الاماء؟ فقال: ذاك الفقید الطرید الشرید م-ح-م-د بن الحسن بن علی بن محمّد بن علیبن موسی بن جعفربن محمّدبن علی بن الحسین هذا و وضع یده علی رأس الحسین علیه السلام. (8)

ابن عیاش اپنی کتاب «مقتضب» میں لکھتے ہیں: شیخ ابوالحسین بن عبدالصمد بن علی نے نوح بن دراج اور کئی دیگر افراد سے نقل کیا کہ یہ افراد امام امیرالمؤمنین علی (ع) کی خدمت میں شرفیاب تھے کہ امام حسین (ع) وارد ہوئے. حضرت امیر (ع) نے امام حسین (ع) سے مخاطب ہوکر فرمایا: تمہارا باپ تم پر فدا ہو اے بہترین کنیزوں(8-1) کے بیٹے کے باپ!

آپ (ع) سے کہا گیا: یا امیرالمؤمنین سبب کیا ہے کہ آپ امام حسین (ع) کے لئے یہ تعبیرات بروئے کار لارہے ہیں؟ بہترین کنیزوں کا بیٹا کون ہے؟

حضرت علی (ع) نے جواب میں فرمایا: وہ ایک گمشدہ ہے جو اپنے اقارب اور رشتہ داروں اور اپنے وطن سے دور ہے. اس کا نام «م ـ ح ـ م ـ د» ہے اور حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین کا فرزند ہے؛ اس کے بعد آپ نے اپنا دست مبارک امام حسین (ع) کے سر مبارک پر رکھا اور فرمایا: حسین یہی ہیں.

## مہدی علیہ السلام کا خاندان

امیرالمؤمنین (ع) حضرت مہدی (ع) کے خاندان کا تعارف کراتے ہوئے مختلف تعبیرات سے استفادہ کرتے ہیں اور ہر تعارف حقائق کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتا ہے. یہ تعبیرات جب دیگر ائمۂ طاہرین (علیہم السلام) سے منقولہ دیگر تعبیرات و توصیفات کے ساتھ ملادیا جائے تو انسان ان کا مطالعہ کرکے امام مہدی (ع) کی ذات با برکات سے پوری طرح سے واقف ہوسکتا ہے. مثال کے طور پر آپ (ع) ایک مقام پر فرماتے ہیں:مہدی قریش میں سے ہیں.

ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:مہدی بنوہاشم میں سے ہیں.

تیسرے مقام پر فرماتے ہیں:مہدی عترت نبی (ص) لی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں سے ہیں...

ان میں سے ہر تعبیر امام زمانہ (ع) کی شخصیت کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتی ہے. جبکہ الفاظ اور عبارات کا یہ اختلاف کسی تضاد و تنافی کا باعث نہیں بنتا اور یہ سب تعبیرات ایک ہی نورانی حقیقت کے اوصاف کو روشن کرتی ہیں.

* عن الحسین بن علی علیه السلام قال: جاء رجل الی امیرالمؤمنین علیه السلام فقال له: یا امیرالمؤمنین نبِّئنا بمهدیکم هذا؟ فقال: اذا درج الدارجون و قلّ المؤمنون و ذهب المجلبون فهناك. فقال: یا امیرالمؤمنین علیك السلام ممّن الرجل؟ فقال علیه السلام: من بنیهاشم من ذروة طود العرب... (9)

امام حسین بن علی (ع) سے منقول ہے کہ: ایک شخص امیرالمؤمنین (ع) کی خدمت میں حاضر ہؤا اور عرض

کیا: یا امیرالمؤمنین! ہمیں مہدی آل محمد (ع) کے بارے میں بتائیں. امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: جب جانے والے چلے جائیں اور اہل ایمان کی تعداد کم ہوجائے اور بلوائی اور جنگ پسند عناصر نیست و نابود ہوجائیں ایسے ہی حالات میں وہ ظہور کریں گے.
پوچھنے والے شخص نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! درود و سلام ہو آپ پر! ہمیں یہ بھی بتائیں کہ حضرت مہدی (ع) کس خاندان سے ہیں؟
حضرت امیر (ع) نے فرمایا: وہ بنو ہاشم میں سے ہیں جو عرب کا بہترین خاندان اور شرف و جوانمردی کی چوٹی سمجھا جاتا ہے.

* ...عن ابن زریر الغافقی، سمع علیاًعلیه السلام یقول هو من عترة النبیصلی الله علیه و آله (10)
منقول ہے کہ ابن زریر غافقی نے علی بن ابیطالب (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی (ع) نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی عترت میں سے ہیں.

* قال علی بن ابیطالب علیه السلام: هو فتیً من قریش... (11)
علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: وہ (حضرت مہدی (ع) ) قبیلہ قریش سے ہیں.

## حضرت مہدی علیہ السلام کا نام مبارک

امیر المؤمنین (ع) کے کلام میں حضرت امام زمانہ (ع) کا نام مبارک مختلف روشوں سے سامنے آتا ہے:ایک مقام پر آپ (ع) کے نام پر تصریح حرام قرار دی گئی ہے؛دوسرے مقام پر آپ (ع) کا نام اشارتاً لیا گیا ہے اور آخر کارایک مقام پر صراحت کے ساتھ آپ (ع) کا مخصوص نام سامنے لایا گیا ہے.

* ...عن جابر بن یزید الجعفی قال: سمعت ابا جعفرعلیه السلام یقول: سأل عمر امیرالمؤمنین علیه السلام عن المهدیّ فقال: یا ابن ابی طالب اخبرنی عن المهدیّ ما اسمُهُ؟ قال علیه السلام: امّا اسمُهُ فلا، انّ حبیبی و خلیلی عَهِدَ اِلیَّ ان لا اُحدِّث باسمِهِ حتّی یبعثه اللّٰه عزّوجلّ و هو ممّا استودع اللّٰه عزّوجلّ رسوله فی علمه. (12)
جابربن یزید جعفی کہتے ہیں: میں نے امام محمد باقر (ع) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ایک روز عمر بن خطاب نے امیرالمؤمنین (ع) سے کہا: اے فرزند ابوطالب! مہدی کا نام کیا ہے؟ مجھے ان کا نام بتائیں.
علی (ع) نے فرمایا: میں ان کا نام زبان پر نہیں لاتا کیونکہ میرے حبیب و خلیل (حضرت محمد (ص)) نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ میں ان کا نام کسی کے سامنے بیان نہ کروں حتی کہ خداوند متعال انہیں مبعوث فرمائے اور یہ ان امور میں سے ہے جو خداوند عز و جل نے اپنے نبی (ص) کے پاس امانت و ودیعت کے طور پر رکھے ہیں.

* ...عن علی بن ابیطالب علیه السلام قال: المهدیُّ مولِدُهُ بالمدینة من اهل بیت النبیُّ اسمُهُ اسم نبیٍّ... (13)
علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: مہدی (ع) کی ولادت مدینہ میں ہوگی؛ وہ اہل بیت (ع) میں سے ہیں اور وہ ایک نبی کے ہم نام ہیں.امیرالمؤمنین (ع) سے منسوب ایک شعر میں اسی بارے میں فرمایا گیا ہے:
فثم یقوم القائم الحق منکمو بالحق یاتیکم و بالحق ّ یعمل سمیُّ نبی ّ اللّه نفسی فدائه فلا تخذلوه یا بنیّ و عجّلوا (14)
اس کے بعد تم ہی میں سے قائم بالحق قیام کریں گے وہ حق ساتھ لائیں گے اور حق پر عمل پیرا ہونگے میری جان ان پر فدا ہو کہ وہ نبی اللہ (ص) کے ہمنام ہیں اے میرے فرزندو! انہیں بےیار و یاور نہ چھوڑو اور ان کی نصرت کے لئے عجلت سے کام لو

* عن علی علیه السلام قال: اسم المهدیُّ محمد (15)
حضرت علی (ع) نے فرمایا: حضرت مہدی (ع) کا نام «محمد» ہے.

## مہدی علیہ السلام کا چہرہ مبارک

امیرالمؤمنین (ع) کی روایات کے ایک حصے میں حضرت امام مہدی (ع) کی جسمانی خصوصیات اور بدنی امتیازات کی طرف اشارے ہوئے ہیں. ایک روایت میں یہ خصوصیات کلی طور پر بیان ہوئی ہیں. جہاں آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی (ع) خلقت کے لحاظ سے نبی اکرم (ص) سے شباہت رکھتے ہیں مگر دیگر روایات میں امام زمانہ کے چہرے اور اعضاء جسمانی کی خصوصیات بیان کرتے ہیں.حضرت امیر (ع) حضرت مہدی (ع) کی جسمانی خصوصیات کے بارے میں فرماتے ہیں:

* ...فقال علیه السلام: رجلٌ اجلی الجبین، اقنی الأنف، ضخم البطن، اذیل الفخذین، ابلج الثنایا، بفخذه الیمنی شامة. (16)
امام مہدی کی جبین بلند اور درخشان؛ناک نقشے کی تراش خوبصورت؛پیٹ نسبتاً بڑا اور ران چوڑے ہیں؛دانت سفید اور چمکیلے ہیں اوردائیں ران پر ایک نشان ہے.

## مہدی علیہ السلام کے اوصاف

حضرت امیر (ع) کی بعض روایات میں امام زمانہ (ع) کی روحانی اور اخلاقی خصوصیات بیان ہوئی ہیں؛ مثال کے طور اس روایت کی طرف توجہ فرمائیں:

* ...ثم رجع الی صفة المهدی علیه السلام فقال: اوسعکم کهفا و اکثرکم علما و اوصلکم رحما، اللهم فاجعل بیعته خروجا من الغمّة و اجمع به شمل الامة... (17)
حضرت امیر (ع) نے اپنا ایک خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت مہدی (ع) کے اوصاف پر روشنی ڈالتے ہوئے اور فرماتے ہیں: آپ کا آستانہ ـ بےپناہ لوگوں کو پناہ دینے کے سلسلے میں ـ تم سب کے آستانوں سے وسیع تر ہے؛ آپ کا عمل و دانش تم سب سے زیادہ ہے؛ اور تم سب سے زیادہ صلۂ ارحام کا لحاظ رکھنے والے (اور اقارب کا حق قربت ادا کرنے والے) ہیں؛ پروردگارا! ان کی بیعت کو غم و اندوہ کے پردوں سے نکلنے کا سبب قرار دے اور امت اسلامی کے اختلاف و تفرقے کو آپ کے ہاتھوں یگانگت و یکجہتی میں بدل دے...

* ...عن اصبغ بن نباته قال: سمعت امیرالمؤمنین علیه السلام یقول: صاحب هذا الامر الشریدُ الطریدُ الفرید الوحید. (18)
اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے امیرالمؤمنین (ع) کو فرماتے ہوئے سنا: صاحب الامر (مہدی (ع)) وہ ہیں جو دور افتادہ سرزمینوں میں سکونت اختیار کرتے ہیں اور لوگوں سے دوری اختیار کرکے تنہائی میں زندگی بسر کرتے ہیں.

## امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت

حضرت مہدی (ع) کی زندگی کے اہم واقعات میں سے ایک نہایت اہم واقعہ غیبت کا وقوع ہے. یہ واقعہ دو مرحلوں میں رونما ہؤا ہے. غیبت صغری جو 260 ہجری میں امام حسن عسکری (ع) کی شہادت کے بعد واقع ہوئی اور 329 ہجری تک جاری رہی.غیبت کبری، جو 329 ہجری میں غیبت صغری کے خاتمے پر شروع ہوئی اور آج تک جاری ہے.امیرالمؤمنین (ع) کے ارشادات میں اس موضوع اور دوران غیبت پیش آنے والے واقعات کی طرف بھی اشارے ہوئے ہیں. ایک روایت کے ضمن میں ـ جسے حضرت عبد العظیم حسنی (ع) نے سلسلہ سند کے ساتھ علی بن ابیطالب (ع) سے نقل کیا ہے ـ یوں وارد ہؤا ہے:

* ...عن امیرالمؤمنین علیه السلام قال: للقائم منّا غیبة امدها طویل کانّی بالشیعة یجولون جولان النّعم فی غیبته یطلبون المرعی فلا یجدونه، ألا فمن ثبت منهم علی دینه و لم یقْسُ قلْبُهُ لطول امد غیبة امامه فهو معی فی درجتی یوم القیامة. (19)
امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: ہمارے قائم کے لئے ایک غیبت ہے جس کی مدت بہت طویل ہوگی. میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعیان اس زمانے میں بِن مالک ریوڑ کی مانند دشت و صحرا میں منتشر ہوکر چراگاہ و مرتع کی تلاش میں ہیں، مگر ان کی یہ تلاش بےسود ہے. [یعنی امام کو ڈھونڈنے نکلتے ہیں مگر آپ (ع) تک نہیں پہنچ پاتے].
آگاہ رہو! اس دور میں ان (شیعیان) میں سے جو بھی اپنے دین اور عقیدے پر استوار رہے اور اپنے امام کی طویل غیبت کی وجہ سے سنگدلی اور قساوت قلبی کا شکار نہ ہو، وہ روز قیامت میرے پاس اسی مقام پر ہوگا جہاں

میں ہونگا.

* ... عن الاصبغ بن نباته عن امیرالمؤمنین علیه السلام انّه ذکر القائم علیه السلام فقال: أما لیغیبَنَّ حتّی یقولَ الجاهلُ: ما للّه في آلِ محمّدٍ حاجةٌ. (20)
اصبغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک دن امیرالمؤمنین (ع) نے حضرت قائم (ع) کو یاد کیا اور فرمایا: آگاہ رہو کہ ان کی غیبت طویل ہوگی یہاں تک کہ [جو لوگ خدا کی مصلحتوں سے] آگہی نہیں رکھتے کہہ دیں گے: خدا کو آل محمد (ص) کی حاجت نہیں ہے اور آل محمد (ص) کے لئے خدا کے پاس کوئی منصوبہ نہیں ہے. یعنی یہ کہ نادان لوگ امام کی طویل غیبت کی وجہ سے آپ (ع) کے ظہور سے مأیوس اور ناامید ہوجائیں گے.

## امام زمانہ علیہ السلام کی غیبت کا سبب

امام عصر(ع) کی غیبت کے لئے اہل بیت علیہم السلام کی روایات کے مجموعے میں متعدد حکمتیں اور اسباب بیان ہوئے ہیں. امیرالمؤمنین (ع) کی روایات میں کم از کم تین اسباب بیان ہوئے ہیں؛ یعنی:
اہل ہدایت کا اہل گمراہی و ضلالت سے پہچانا جانا امام کی گردن پر سلاطین اور حکمرانوں کی بیعت کا نہ ہونا لوگوں کی کوتاہیاں، ظلم و ستم اور نا شکری حضرت امیر علیہ السلام کے کلام میں فلسفہ غیبت کے یہ تین اسباب بیان ہوئے ہیں.

* اِنّ القائم منّا اذا قام لم یکن لاحد فی عنقه بیعة فلذلك تخفی ولادته و یغیب شخصه. (21)
بتحقیق ہمارے قائم جب قیام کریں گے کسی کی بیعت ان کی گردن پر نہ ہوگی؛ اسی وجہ سے ان کی ولادت مخفی ہوگی اور خود بھی لوگوں کی نظروں سے غائب ہوجائیں گے.

* ...فقال علی علیه السلام ...اما واللّه لَأقتلنَّ انا و ابنای هذان و لیبعثنّ اللّه رجلا من ولدی فی آخر الزمان یطالب بدمائنا و لیغیبنّ عنهم تمییزا لاهل الضلالة حتی یقول الجاهل ما للّه فی آل محمد من حاجة. (22)
امیرالمؤمنین (ع) نے امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کی موجودگی میں فرمایا: لوگو! آگاہ رہو کہ میں اور میرے یہ دو بیٹے قتل کئے جائیں گے. اور آخر الزمان میں خداوند متعال میری اولاد میں سے ایک مرد کو مبعوث فرمائے گا تا کہ ستمگروں سے ہمارے خون کا مطالبہ کریں؛ وہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہوں گے تا کہ گمراہی اور ضلالت میں مبتلا لوگ دوسروں سے پہچانے جائیں [اور ان کی تمیز و تشخیص ممکن ہوجائے] اور یہ غیبت اتنی طویل ہوجائےگی کہ نادان لوگ کہہ دیں گے کہ خداوند متعال کا آل محمد (ص) کے لئے کوئی منصوبہ ہے نہیں ہے.

* ...ان امیرالمؤمنین علیه السلام قال عَلی منبر الکوفة...: واعلموا ان الارض لا تخلو من حجة للّه و لکن اللّه

سیعمی خلقه منها بظلمهم و جورهم و اسرافهم علی انفسهم. (23)
... مفضل‌بن عمر نے امام صادق (ع) سے روایت کی ہے کہ آپ (ع) نے فرمایا: ایک روز امیرالمؤمنین (ع) نے مسجد کوفہ کے منبر پر رونق افروز ہوکر فرمایا: ... لوگو! جان لو کہ زمین کبھی بھی حجت خدا (امام معصوم) سے خالی نہ رہےگی؛ لیکن خداوند متعال بہت جلد لوگوں کو ظلم و ستم اور اپنے اوپر اسراف کی وجہ سے اپنی حجت کے دیدار سے محروم فرمائے گا. [یعنی لوگ اپنے ہے اعمال کی وجہ سے مستقبل میں امام معصوم (ع) کی ملاقات سے محروم ہوجائیں گے].

## انتظار فَرَج کی فضیلت

جیسا کہ پیشتر اشارہ ہؤا، امام زمانہ کی غیبت کے دور میں بہت ہی شدید قسم کی مشکلات اور دشواریاں ظاہر ہونگی اور صورت حال یہ ہوگی کہ بہت سے لوگوں کے عقائد ان مصائب و مسائل کی وجہ سے متزلزل ہوجائیں گے. اہل بیت علیہم السلام کی روایات میں اس قسم کے خطرات کا سدباب کرنے کے لئے بہت سے تنبیہات دی گئی ہیں اور لوگوں کے ذہن کو روشن کیا گیا ہے. ان ہی ہدایات و تنبیہات کے دو نمونے حضرت امیر علیہ السلام کے کلام میں وارد ہوئے ہیں:

* عن محمد بن مسلم عن ابی عبداللّه علیه السلام قال: ...قال علی علیه السلام: ...انتظروا الفرج و لا تیأسوا من روح اللّه، فانّ احبَّ الاعمال الی اللّه عزّوجلّ انتظار الفرج... و المنتظر لأمرنا کالمُتَشَحِّطِ بدمه فی سبیل اللّه. (24)
محمد بن مسلم امام صادق (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے اپنے آباء طاہرین سے نقل کیا ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: [امام زمانہ (ع)] کے فَرَج [و فراخی کے ایام] کا انتظار کرو اور خدا کی عنایات و توجہات سے ناامید مت ہوں. بے شک خداوند متعال کی بارگاہ میں بہترین و برترین عمل [امام زمانہ (ع)] کے فَرَج [و فراخی کے ایام] کا انتظار ہے.
حضرت امیر علیہ السلام نے انتظار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا: جو شخص ہمارے امر [امام زمانہ (ع) کے فَرَج] کا انتظار کرے گا، اس مجاہد کی مانند ہوگا جو راہ حق میں اپنے خون میں رنگا ہؤا ہو [یعنی اس کا اجر شہید کے برابر ہوگا].

* قال زیدبن صوحان العبدی: یا امیرالمؤمنین! أی الاعمال احبّ الی اللّه عزّوجلّ؟ قال علیه السلام: انتظار الفَرَج من اعظم الفَرَج. (25)
زیدبن صوحان عبدی نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین! بارگاہ الہی میں سب سے زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ فرمایا: انتظار فَرَج.

## آخرالزمان کے لوگوں کا احوال

کہا جاسکتا ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام کے کلام میں امام زمانہ سے متعلق معارف و تعلیمات کا سب سے بڑا حصہ آخر الزمان کے حالات اور اس دور میں رونما ہونے والے حادثات و واقعات سے مختص ہے. حضرت امیر (ع) اس دور کے واقعات بیان کرتے ہوئے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے تدبیریں بھی بیان فرماتے ہیں.
یہ حوادث اور واقعات ثقافتی، معاشرتی، اخلاقی، تربیتی اور طبیعی مسائل پر مشتمل ہیں؛ چونکہ ان میں سے بہت سے مسائل اور خصوصیات کا ہمارے دور میں ـ کم از کم زندگی کے بعض شعبوں میں ـ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، یہاں ہم ان واقعات و حوادث سے بہتر آگہی حاصل کرنے اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بہتر تدبیریں اخذ کرنے کی غرض سے بعض نمونے پیش کرتے ہیں. اس امید کے ساتھ کہ ہماری زیادہ سے زیادہ ہوشیاری و بیداری کا سبب ہوں اور ان امور سے آگہی حاصل کرنے کے بعد ان کے منفی عارضوں سے اپنے آپ اور اپنے معاشرے کو بچاسکیں.

* يأتی على النّاس زمان لا يقَرَّبُ فيه الّا الماحِلُ و لا يظَرَّفُ فيه الّا الفاجِرُ، وَ لا يضَعَّفُ فيهِ اِلّا الْمُنْصِفُ، يعُدّونَ الصَّدَقَة فيه غُرْما، و صِلةَ الرَّحِمَ مَنّاً، و العبادَةَ اسْتِطالَةً على النّاسِ! فَعِنْدَ ذلِكَ يكونُ السُّلْطانُ بمشوَرَةِ الاِماءِ و امارة الصبيانِ و تدبير الخِصيان. (26)
لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب چغل خوروں کے سوا کوئی مقرّب نہ ہوگا؛بدکار اور فاجر لوگ ہوشیار اور زیرک سمجھے جائیں گے؛منصف افراد کمزور سمجھے جائیں گے؛خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کو تاوان سمجھا جائے گا؛صلۂ ارحام اور رشتہ داروں اور اقرباء کے ساتھ آنا جانا احسان کے طور پر سرانجام دیا جائے گا؛ اورخدا کی بندگی اور اطاعت کو لوگوں پر فاخر [فخرفروشی] کا وسیلہ قرار دیا جائے گا؛ایسے زمانے میں حکومت عورتوں کے مشورے، بچوں کی امارت اور خواجہ سراؤں کی تدبیر سے ہوگی.

* روى اصبغ بن نباته عن اميرالمؤمنين عليه السلام قال: سمعته يقول: يظهر فی آخرالزمان و اقتراب الساعة و هو شرّ الازمنة نسوة كاشفات عاريات متبرجات، من الدين خارجات، و الى الفتن مائلات، و الى الشهواتِ و اللّذّاتِ مسرعات، للمحرماتِ مستحِلّات، و فی جهنم خالدات. (27)
اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے امیرالمؤمنین (ع) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: آخر الزمان میں ـ جو کہ بدترین زمانہ ہے ـ جب قیامت قریب ہوجائے گی؛ ایسی عورتیں ظاہر ہونگی جو
بے پردہ ہیں؛ان کی زینتیں آشکار اور ہویدا ہیں؛وہ عام لوگوں کی نظروں کے سامنے چلتی پھرتی ہیں؛وہ دین سے خارج ہوجاتی ہیں (اور احکام دین کی پابندی نہیں کرتیں)؛فتنہ‌انگیز امور میں داخل ہوتی ہیں؛شہوتوں اور لذت‌جوئیوں کی طرف مائل ہوتی ہیں؛خدا کے حرام کو حلال سمجھتی ہیں؛ایسی عورتیں جہنم میں باقی رہیں گی.

* و فقهاؤهم يفتون بما يشتهونَ، و قُضاتُهُم يقولونَ مالا يعْلمونَ و اكثُرهمْ بالزورِ يشهدونَ! من كان عنده دراهم كان موقّراً مرفُوعاً و من يعلمون انه مقلّ فهو عندهُم موضُوع (28)

آخرالزمان کے فقہاء اپنی دلی خواہشات کے مطابق فتوے دیں گے؛ان کے قاضی ایسی چیزوں پر فیصلے سنائیں گے جنہیں وہ جانتے تک نہیں؛ان کی اکثریت جھوٹی شہادتیں دیتے ہیں؛ان کے نزدیک دولتمند و صاحب مال افراد عزیز و محترم ہوتے ہیں جبکہ غریب اور بے مال و منال لوگ ان کے نزدیک حقیر اور خوار ہوتے ہیں.

* عن النزال بن سبرة قال خطبنا علیّبن ابیطالب علیه السلام فحمد اللّه و اثنی علیه، ثم قال: سلونی ایها الناس قبل ان تفقدونی ثلاثاً فقام الیه صعصعة بن صوحان، فقال: یا امیرالمؤمنین! متی یخرج الدجّال؟...فقال علیه السلام احفظ! فان علامة ذلك اذا امات الناس الصلاة، واضاعوا الامانة و استحلّوا الکذب، و اکلوا الربا، و اخذوا الرّشا، و شیدوا البنیان و باعوا الدین بالدنیا و استعملوا السفهاء و شاوروا النساء، و قطعوا الارحام، و اتّبعوا الاهواء و استخفّوا بالدماء و کان الحلم ضعفاً، و الظلم فخراً... (29)

نزال‌بن سمره کہتے ہیں: علی‌بن ابیطالب (ع) نے ہمارے لئے خطبہ پڑھا اور خدا کی حمد و ثناء ادا کی اور تین مرتبہ فرمایا: مجھ سے پوچھو قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان سے اٹھ جاؤں؛ چنانچہ صعصعہ بن صوحان اٹھے اور عرض کیا:

یا امیرالمؤمنین! دجال کس زمانے میں خروج کرے گا؟

حضرت امیر (ع) نے فرمایا: یاد رکھو جو کچھ میں کہتا ہوں! دجال اس وقت اٹھے گا جب لوگ نماز ترک کردیں گے؛امانت کو ضائع کردیں گے؛دروغ گوئی کو مباح سمجھیں گے؛رباخواری (اور سودخوری) کریں گے؛رشوت لیں گے؛عمارتوں کو مضبوط بنائیں گے؛دین کو دنیا کے عوض بیچ ڈالیں گے؛سفیہوں اور بے وقوفوں کو کام پر مأمور کریں گے؛عورتوں کے ساتھ مشورے کریں گے؛صلۂ ارحام کو منقطع کردیں گے،ہوا و ہوس کی پیروی کریں گے؛ایک دوسرے کے خون کو ناچیز سمجھیں گے؛حلم اور بردباری کو کمزوری اور ضعف کی علامت سمجھیں گے اورظلم و ستم کو اپنے لئے اعزاز و افتخار تصور کریں گے...

* عن علی علیه السلام قال: یأتی علی الناسِ زمان همّتُهم بطونهم، و شرفُهُم متاعهم و قبلتهم نساؤهم و دینهم دراهمهم و دنانیرهم، اولئك شرار الخلق، لا خلاق لهم عنداللّه. (30)

امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا جب ان کی ہمت ان کے پیٹ سے تجاوز نہیں کرےگی؛ان کا شرف و اعتبار ان کے اموال اور ساز و سامان پر منحصر ہوگا.ان کا قبلہ ان کی عورتیں اور ان کا دین ان کے درہم و دینار ہونگے؛وہ بدترین لوگ ہیں جن کے لئے خدا کی بارگاہ میں کوئی حصہ اور کوئی بہرہ نہیں ہے.

* عن علي علیه السلام قال: یأتی علی الناس زمان لا یُتَّبع فیه العالم و لا یستحیی فیه من الحلیم و لا یوقّر فیه الکبیر و لا یرحَمُ فیه الصغیر یقتل بعضهم بعضاً... (31)

علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جبلوگ عالم کی پیروی نہیں کریں گے؛صابر و حلیم انسانوں سے حیا نہیں کریں گے [وہ لوگوں کی بدکاریوں کے سامنے جتنا بھی صبر و حلم اپنائے وہ پھر بھی اس سے حیاء نہیں کرتے اور اس کے سامنے بدکاریان جاری رکھتے ہیں]اس زمانے میں بڑوں کی تکریم نہیں ہوتی اوربچوں پر رحم نہیں کیا جاتا؛بعض لوگ بعض دوسروں کا خون بہاتے ہیں اورانہیں [بلاوجہ] قتل کرتے ہیں.

* عن عاصم بن ضمرة عن علی علیه السلام انه قال: لتملانّ الارض ظلما و جوراً حتی لا یقُولَ اَحَد اللّه الاّ مستخفیاً، ثم یاتی اللّه بقومٍ صالحین یملَؤُونها قِسطاً و عدلاً کما مُلِئَتْ ظلماً و جوراً. (32)
عاصم بن ضمره حضرت علی (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے فرمایا: [ آخر الزمان] میں زمین ظلم و ستم سے بھرجائے گی،کوئی بھی خدا کا نام زبان پر نہیں لائے گا ۔ مگر خفیہ طور پر ـاس دور کے بعد ہی خداوند متعال صالح اور نیکوکار لوگ لائے گا جو زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جیسے کہ یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی.

* ان بین یدی القائم علیه السلام سنین خدّاعة یکَذَّبُ فیها الصادق و یصدّق فیها الکاذِبُ و یقَرّبُ فیها الماحِلُ و ینطق فیها الرُّویبْضَةُ قلت و ما الرُّویبْضَةُ و ما الماحِلُ؟ قال: او ما تقرؤون القرآن قوله و هو شدیدُ المِحال قال: یریدُ المکر، فقلتُ و ما الماحِلُ؟ قال: یرید المکّارَ. (33)
حضرت علی (ع) فرماتے ہیں: قیام قائم علی السلام سے قبل مکر و دغابازی کے سال درپیش ہیں. ان سالوں کے دوران سچے لوگ جھوٹے سمجھے جائیں گے اور ان کے عوض جھوٹے لوگ سچے سمجھے جائیں گے؛"ماحل" مقرب ہوجائے گا اور "رویبضہ" بولنے میں دوسروں پر سبقت لے گا.راوی کہتا ہے: میں نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنین "رویبضہ" اور "ماحل" کون ہیں؟
حضرت امیر (ع) نے فرمایا: کیا تو نے قرآن نہیں پڑھا جہاں خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے: ... «و هو شدید المحال» (33-1) اور فرمایا: ماحل وہ شخص ہے جو مکر و حیلہ گری کرتا ہے اور زیادہ مکر کرکے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے.
ایک نکتہ: اس روایت میں رویبضہ کی وضاحت نہیں ہوئی ہے مگر ایک دوسرے مقام پر کسی مناسبت سے رسول اللہ (ص) فرماتے ہیں:
رویبضة : الرجلُ التّافِهُ ینطقُ فی امر العامّةِ (33-2)
رویبضہ وہ پست و حقیر اور بے شخصیت آدمی ہے جو پستی اور نااہلی اور سفلگی کے باوجود لوگوں کے امور میں مداخلت کرتا ہے اور لوگوں کی جگہ اظہار خیال کرتا ہے.

## ظہور مہدی علیہ السلام کي نشانیاں

روایات میں نہ صرف امام زمانہ کی ظہور کے لئے وقت کا تعین نہیں ہؤا ہے بلکہ وقت کے تعین سے روکا بھی گیا ہے؛ تاہم ظہور کے لئے علائم اور نشانیوں کا بیان موجود ہے. اور لوگ ان علامتوں اور نشانیوں کی روشنی میں قرب ظہور کی تشخیص کرسکتے ہیں. یہ نشانیاں کئی قسموں میں تقسیم کی جاتی ہیں:

* حتمی اور
* غیر حتمی
سال ظہور کی نشانیاں اورظہور سے دور کے برسوں کی نشانیاں

معاشرتی نشانیاں

اخلاقی نشانیاں

طبیعی نشانیاں؛ وغیرذالک

[البتہ یہ تمام نشانیاں حتمی اور غیر حتمی نشانیوں کے زمرے میں آتی ہیں]ان علامتوں اور نشانیوں کے سلسلے میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے کلام میں صرف دو نمونوں پر اکتفا کیا جاتا ہے:

* ...عن ابی رومان، عن علی علیه السلام قال: اِذا نادی منادٍ من السماء، ان الحقّ فی آل محمّدٍ فعند ذلك یظهر المهدیُّ علی أَفواهِ النّاس، و یشربون ذکره فلا یکون لهم ذکرٌ غیرُهُ. (34)

ابو رومان روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابیطالب (ع) نے فرمایا: جب منادی آسمان سے ندا دے گا کہ "بتحقیق حق آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے ہمراہ ہے" ان ایام میں حضرت مہدی علی السلام کا نام لوگوں کا ورد زبان ہوجائےگا؛پوری دنیا ان کے نام مبارک سے مالامال ہوجائےگیاور صورت حال یہ ہوگی کہ ذکر مہدی (ع) کے سوا کوئی ذکر نہ ہوگا.

* عن الصادق علیه السلام عن آبائهعلیهم السّلام ان علیاعلیه السلام قال: اذا وَقَعَت النارُ فی حجازکم و جری الماء فی نجفکم فَتَوَقَّعوا ظُهورَ قائِمکُمْ.(( اثباة الهداة، ج 3ص )) .578

امام صادق علیہ السلام اپنے آباء طاہرین کے توسط سے امیرالمؤمنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے فرمایا:جب آگ سرزمین حجاز میں شعلہ ور ہوگی اورنجف میں سیلاب آئے گاحضرت قائم (ع) کے ظہور کے منتظر رہو.

## اصحاب مہدی علیہ السلام

امام زمانہ (ع) کے اصحاب کے اوصاف، ان کی تعداد، ان کے شہروں، امام (ع) کے ساتھ ان کے ربط و تعلق اور آپ (ع) کی بیعت و اتباع کی کیفیت کے بارے میں متعدد روایات وارد ہوئی ہیں. اس سلسلے میں امیرالمؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

* عن حکیم بن سعد عن امیرالمؤمنین علیه السلام قال: اصحاب المهدیّ شبابٌ لاکهول فیهم الاّ مثل کحل العین و الملح فی الزاد و اقل الزاد الملح. (35)

حکیم بن سعد امیرالمؤمنین (ع) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (ع) نے فرمایا:مہدی (ع) کے اصحاب سب نوجوان ہیں؛ان کے درمیان بوڑھا شخص نہیں پایا جاتا ۔ مگر آنکھ میں سرمے یا طعام میں نمک کی مقدار کے برابر ۔جبکہ طعام میں سب سب کم مقدار نمک کی ہوتی ہے.

* قال اميرالمؤمنين عليه السلام: ...ثم اذا قام تجتمع اليه اصحابه على عدّة اهل بدر و اصحاب طالوت و هم ثلثمأة و ثلاثة عشر رجلا، كلّهم ليوث قد خرجوا من غاباتهم مثل زبر الحديد لو انّهم همّوا بازالة الجبال الرّواسی لازالوها عن مواضعها فهم الذين وحّدوا اللّه به حق توحيده، لهم بالليل اصوات كاصوات الثواكل خوفا من خشية اللّه تعالى، قوّام الليل، صوّام النهار، و كانّما ربّاهم أبٌ واحدةٌ قلوبهم مجتمعة بالمحبة و النصيحة... (36)
اميرالمؤمنين (ع) فرماتے ہیں: ... پھر جب وہ قیام کریں تو ان کے اصحاب ان کے گرد جمع ہونگے اوران کی تعداد اصحاب بدر اور اصحاب طالوت جتنی اور 313 ہوگی.وہ سب اپنی کمینگاہوں سے نکلے ہوئے شیروں کی مانند ہیں؛لوہے کے ٹکڑوں کی مانند،اگر وہ سخت اور مضبوط پہاڑوں کو کو اکھاڑنے کا ارادہ کریں تو یقیناً انہیں اکھاڑ دیں گے.پس یہی وہ لوگ ہیں جو مہدی (ع) کے ذریعے خدا کی یکتائی پر ایمان رکھتے ہیں اوریکتا پرستی کا حق ادا کرتے ہیں؛راتوں کو ان کی صدائیں ان عورتوں کی مانند ہیں جن کا جوان فرزند مرگیا ہو اور خدا کے خوف سے رات کو حالت نماز میں رہتے ہیں اوردنوں کو روزہ رکھتے ہیں؛گویا ایک باپ اور ایک ماں نے ان کی پرورش کی ہے؛محبت اور نصیحت و خیرخواہی کے سلسلے میں ان کے دل ایک اور متحد ہیں.

## مہدی علیہ السلام کی حکومت

شیعیان اہل بیت علیہم السلام کے عقیدے کے مطابق، امام زمانہ (ع) اسلام کی تعلیمات عالیہ کے مطابق ایک عالمی حکومت کی تشکیل کے ذریعے، پوری دنیا میں موجود کمیوں اور خامیوں کو دور اور عدل و انصاف کو دنیا میں مستقر کردیں گے.
نبی اکرم (ص) اور تمام ائمہ (ع) کے کلام میں حضرت مہدی (ع) کی حکومت کی خصوصیات اور آپ (ع) کے دور حکومت میں انجام پانے والے امور کے بارے میں کثرت کے ساتھ مطالب ملتے ہیں جن کے مجموعے کا مطالعہ کرکے ایک اسلامی حکومت کا مکمل اور نہایت روشن و شفاف خاکہ نظروں کے سامنے آتا ہے. یہاں اسی حوالے سے امیرالمؤمنین علیہ السلام سے منقولہ روایات کے بعض نمونے پیش خدمت ہیں:

* حدثنا عبداللّه بن مروان، ...عن عليٍ عليه السلام قال: يلی المهدیُّ امرَ النّاسِ ثلاثين سنة او اربعين سنة... (37)
عبداللّہ بن مروان نے روایت کی ہے کہ امیرالمؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت مہدی علیہ السلام 30 یا 40 برسوں تک لوگوں پر حکمرانی کریں گے.

* يعطف الهوی علی الهدی اذا عطفوا الهُدی علی الهوی و يعْطِفُ الرأیَ علی القرآنِ اذا عطفوا القرآنَ علی الرّأيِ ... فَيريكُمْ كيف عدلُ السيرةِ، و يحيِي مَيتَ الكتابِ و السّنةِ... (38)
[امام زمانہ (ع) جب ظہور کریں گے]نفسانی خواہشات کو ہدایت اور رستگاری کی طرف لوٹائیں گے ـ جب لوگ ہدایت الہی اور تقوی و پارسائی کو نفسانی خواہشات کی پیروی میں تبدیل کرچکے ہونگے ـ؛
لوگوں کے آراء و افکار کو قرآن کے تابع کردیں گے ـ جبکہ لوگ قرآن کو اپنے آراء و افکار کا تابع بنا چکے ہونگے ـ ...
وہ تمہیں دکھا دیں گے کہ مملکت داری اور حکمرانی میں عدل کس طرح لاگو ہوتا ہے؟ اسی طرح

قرآن و سنت کے فراموش ہونے والی تعلیمات کو زندہ کریں گے....

* قال امیرالمؤمنین علیه السلام: ...فلا یترك عبداً مسلما الّا اشتراه واعتقه، و لا غارماً الّا قضی دینه، ولا مظلمةً لِاَحَدٍ من النّاس الّا ردّها، و لا یقْتَلُ منهم عبدٌ الّا ادّی ثمنه... و لایقتَلُ قتیلٌ الا قضی عنه دینهُ، و اَلْحَقَ عیالَهُ فی العطاء حتی یملأ الارض قسطا و عدلاً کما مُلِئَتْ ظلماً و جوراً و عدواناً... (39)
امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: ...حضرت مہدی (ع) کسی مسلم غلام کو اپنے حال پر نہیں چھوڑیں گے اور مسلم غلاموں کو خرید کر آزاد کریں گے؛روئے زمین پر کوئی بھی مقروض نہ رہے گا اور مقروضین کے قرض ادا کردیں گے؛جس کسی کا مظلمہ اور حق جس کسی کے ذمے بھی ہوگا آپ (ع) اسے صاحب حق کے پاس لوٹا دیں گے؛ مارے جانے والوں کی دیّت ادا کریں گے؛جو شخص بھی مارا جائے گا آپ (ع) اس کے قرض ادا فرمائیں گے اور پسماندہ خاندانوں کے امور کا انتظام عام خاندانوں کی مانند چلائیں گے؛حتی کہ زمین کو قسط و عدل سے بھردیں جیسے کہ یہ ظلم و تجاوز سے بھری ہوئی ہوگی...

* قال علی علیه السلام: ...لو قد قام قائمنا لَذَهبَتِ الشحناء من قلوب العباد و اصطلحتْ السباع و البهائم حتی تمشی المرأة بین العراق الی الشام... علی رأسها زینتها لا یهیجُها سبعٌ و لا تخافه... (40)
امیرالمؤمنین (ع) فرماتے ہیں: ... جب ہمارے قائم قیام کریں گے،بغض و کینہ بندگان خدا کے قلوب سے چلتا بنے گا، حتی وحشی حیوانات اور درندے بھی ایک دوسری کے ساتھ سازگار ہوں گے؛
امن و امان کا حال یہ ہوگا کہ ایک اکیلی عورت عراق سے شام کا سفر اختیار کرسکے گی؛ جس کے سر پر اس کا زیورات اور اسباب زینت ہونگے مگر وہ کسی قسم کے خوف و ہراس کا سامنا نہیں کرے گی.

## حضرت مہدی علیہ السلام در قرآن

قرآنی آیات میں امام زمانہ علیہ السلام کا نام گرامی صراحت کے ساتھ حاضر نہیں ہؤا ہے مگر چونکہ ائمہ معصومین علیہم السلام قرآن کے حقیقی مفسرین ہیں ان ذوات مقدسہ نے بہت سے آیتوں کی تفسیر کرتے ہوئے انہیں مہدویت اور امام زمانہ کے معارف پر تطبیق و تفسیر فرمایا ہے. جن آیات کو امیرالمؤمنین علیہ السلام نے امام زمانہ سے متعلق قرار دیا ہے وہ یہ دو آیتیں ہیں:

* عن امیرالمؤمنین علیه السلام قال: النُورُ القرآن، و النور اسمٌ من اسماء اللّه تعالی... قال اللّه تعالی فی سورة النور: اللّه نور السماواتِ و الارضِ مَثَلُ نورهِ کمشکاةٍ فیها مصباح المصباح فی زجاجة الزجاجة کانها کوکب درّیٌ... (41)
فالمشکاةُ رسول اللّه صلی اللّه علیه و آله و المصباحُ الوصیُّ، و الاوصیاءُ علیهمُ السلامُ و الزجاجةُ فاطمةُ، و الشجرة المبارکة رسول اللّهصلی اللّه علیه و آله و الکوکب الدُّری القائم المنتظر الذی یملأ الارضَ عدلاً. (42)

امیرالمؤمنین (ع) نے فرمایا: نور قرآن ہی ہے اور نور خدا کے اسماء میں سے ایک اسم ہے؛ ... خداوند عزّوجلّ سورہ نور میں فرماتے ہیں: خداوند متعال آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال اس چراغدان کی ہے جس میں چراغ ہو اور وہ چراغ ایک شیشے کے حباب کے درمیان ہو جو ستارے کی مانند چمکتا ہؤا اور زیتون کے مبارک درخت [کے تیل] سے روشن ہے...

اس کے بعد حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا:مشکاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہیں اورمصباح وصی [یعنی تمام اوصیاء] ہیں اورحباب یا شیشہ حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہیں اورکوکب دری یا روشن اور چمکتا ستارہ حضرت قائم منتظر علیہ السلام ہیں جو زمین کو عدل سے بھر دیں گے.

* [قال] امیرالمؤمنین علی‌بن ابیطالب علیه السلام: المستضعفون فی الارض، المذکورون فی الکتاب (43) الذین یجعلهم اللّه ائمّة، نحن اهل البیت؛ یبعث اللّه مهدیهم فیعزّهم و یذلّ عدوّهم. (44)

امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے ہیں: روئے زمین پر مستضعفین ۔ جن کا قرآن میں ذکر آیا ہے اور اللہ انہیں ائمہ قرار دیتا ہے ۔ ہم ہیں اور خداوند متعال ہمارے مہدی کو آخر الزمان میں مبعوث فرمائے گا پس وہ انہیں [مستضعفین کو] عزت و تکریم سے نوازیں گے اور ان کے دشمنوں کو ذلیل و خوار کردیں گے.

## مآخذ و منابع:


1. خصال ج 2ص 541ح 15. .
2. حفظ حدیث کے بارے میں مختلف آراء ہیں جیسے:
- ذہن نشین کرنا.
- ذہن نشین کرنے یا لکھنے اور دوسروں کے لئے نقل کرنے اور ہر ممکن ذریعے سے احادیث کی محافظت اور نگہبانی، تا کہ وہ نابود نہ ہوں؛ علماء نے حفظ حدیث کے لئے چھ روشوں کا ذکر کیا ہے: 1. استاد سے سننا 2. استاد کو سنانا 3. استاد کو سنانے والے سے سننا 4. استاد کی اجازت سے نقل کرنا و... (اربعین شیخ بہائی، ص 65و 66)
3. کمال‌الدین، ج 1ص 302ح 11.
4. نهج‌البلاغه فیض الاسلام، حکمت 139ص 1158.
5. معانی‌الاخبار، ج 1ص 138باب 28ح 9ط دار الکتب الاسلامیه؛ بحارالانوار، ج 35ص 45.
6. ملاحم ابن طاووس، ص 175ح 203 کنزالعمال، ج 14ص 591ح 39675.
7.کمال الدین، ج 1ص 304 اثباۃآلهداة، ج 6ص 395
8. بحارالانوار، ج 51ص 110و 111
8-1۔ کنیز سے مراد خدا کی کنیز ہے جیسا کہ عبد اللہ سے مراد بندہ خدا ہے اسی طرح اَمَةُ اللہ سے مراد اللہ کی کنیز ہے. قرآن میں مردوں کے لئے عبد اور عورتوں کے لئے امہ کا لفظ استعمال ہؤا ہے. سورہ نور آیت 32 میں ارشاد ربانی ملاحظہ ہو: «... وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ...»

9.بحارالانوار، ج 51ص 115
10.فتن ابن حماد، 264ح 1043ط دار الکتب العلمیة،؛ ملاحم ابن طاووس، ص 320ح 459ط مؤسسه صاحب الامر(ع) .
11. ملاحم ابن طاووس، ص 155ح 193
12. کمال الدین، ج 2باب 56ص 648
13. عقدالدرر، ص 64 عرف السیوطی، الحاوی، ج 2ص 73
14. بحارالانوار، ج 51ص 132
15. برهان المتقی، ص 101ح .8
16.منتخب الاثر، ص 151ح 30
17. غیبة نعمانی، ص 212 – 214، بحار الانوار، ج 51ص 115
18. کمال الدین، ج 1ص 303 اثباة آلهداة، ج 3ص 571
19. کمال الدین، ج 1ص 303ح 14
20. کمال الدین، ج 1ص 302ح )) .9
21. بحار الانوار، ج 51ص 109و 110ح 1
22. غیبت نعمانی، ص 140و 141
23. بحار الانوار، ج 51ص 112و 113ح 8
24. الخصال، ج 2ص 740حدیث اربعمأة، ط انتشارات علمیه اسلامیه.
25. بحار الانوار، ج 52ص 122
26.نهج‌البلاغه فیض الاسلام، حکمت 98ص 1132
27. منتخب‌الاثر، ص 426ح 4ط مکتبة الصدر.
28. بشارةالاسلام، ص 80ط دار الکتب الاسلامی؛ الزام الناصب، ص 185ط مؤسسه مطبوعاتی حق بین، مختصر اختلاف کی ساتہ بحوالہ "روزگار رہایی".
29. بحارالانوار، ج 52ص 192و 193
30. کنزالعمال، ج 11ص 192ح 31186
31. کنزالعمال، ج 11ص 192 ح 31187
32. بحارالانوار، ج 51ص 117 منتخب الاثر، ص 484
33. غیبت نعمانی، ص 278
33-1. سوره رعد آیه .13
33-2. کنزالعمال ج14 صص 216 و 217. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: بین یدي الساعة سنین خوادع یخون فیها الامین ، ویؤتمن فیها الخائن ، وتنطق الرویبضة في أمر العامة ، قال: قیل: وما الرویبضة یا رسول الله ! قال: سفلة الناس (المصنف صنعاني ج 11 ص 382).
34. منتخب الاثر، ص 163و 443 ملاحم ابن طاؤس، ص 129ح .136
35. بحارالانوار، ج 52ص 333ح 63
36. نوائب الدّهور فی علائم الظهور، ج 2ص 114ط کتابخانه صدوق.

37. کنزالعمال، ج 14ص 591ح 39646 منتخب الاثر، ص 487.
38. نهج‏البلاغه فیض الاسلام، خ 138ص 424و 425
39. بحارالانوار، ج 52ص 224و 225
40. بشارة الاسلام ص 236
41. سوره نور، آیه 35
42. معجم احادیث المهدی (ع) ، ج 5ص 274ح 1699
43. اس آیت کی طرف اشارہ ہی جہاں ارشاد ہوتا ہی: «وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ»؛ اور ہم نے ارادہ کیا کہ روئے زمین پر محروم کئے جانے والوں پر احسان کریں اور انہیں لوگوں کے امام قرار دیں اور انہیں زمین کے وارث قرار دیں. (سورہ قصص، آیت 5)
44. منتخب الانوار المضیئة، سید بهاء الدین علی النیلی النجفی، ص 30